بسم اللہ الرحمٰن الرحیم





سورۂ نٓ وَ القلم

فی فضائل سیّد العرب والعجم صلی اللہ علیہ وسلم

المعروف

میلاد نامہ

از تبرکات

قطب الوقت فرید العصر چشتی نظامی

حضرت

میاں علی محمد خاں رحمۃ اللہ علیہ

آف بسی شریف

ناشر: مکتبہ چشتیہ فریدیہ

گیمبر ضلع ساہیوال۔ فون: 0345-7526926

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ محمد چار یار حاجی خواجہ قطب فرید

نام کتاب	:میلاد نامہ
تبرکات عالیہ	:قطب الوقت فرید العصر حضرت خواجہ میاں علی محمد خان چشتی نظامی فخری رحمۃ اللہ علیہ بسی شریف پاکپتن شریف
زیر اہتمام	:جناب محترم الحاج پروفیسر میاں مسعود احمد خاں صاحب کوٹھی حضرت میاں صاحب بسی شریف پاکپتن شریف
تحریک	: ابوطیّب سائیں نذیر حسین فریدی
پروف ریڈنگ	:مولانا قاسم رضوی ایم اے (چیچہ وطنی)
اشاعت	:1923ء امرتسر (انڈیا 1972ء پاکپتن شریف 1983ء لاہور 1998ء اوکاڑا چھاؤنی 2009ء اوکاڑا چھاؤنی 2013ء اوکاڑا چھاؤنی
تعداد	: 500 قیمت -/30روپے
مطبع	: عبدالجبار طارق پرنٹنگ پریس ساہیوال
کمپوزنگ	: فیاض حسین (عزیز کمپوزنگ سنٹر ساہیوال)
تاریخ اشاعت	:16 محرم الحرام 1435ہجری

ملنے کا پتہ: (i) جناب محترم الحاج پروفیسر میاں **مسعود احمد خاں** کوٹھی میاں صاحب بسی شریف پاکپتن

(ii) صاحبزادہ **حافظ محمد طیب فرید** جنرل سیکرٹری الفرید میلاد کونسل گیمبر 0345-6985585

(iii) نور اسلام لائبریری فرید منزل اسلام پورہ گیمبر ضلع ساہیوال

(iv) حاجی غلام رسول صاحب کوٹھی نمبر 15-A گلبرگ ٹاؤن فیصل آباد

بحق خواجہ گنج شکر ہر بلا رد باشد

انتساب

عالیجناب الحاج قبلہ حضرت

مدظلہ العالی

میاں محمود احمد خان چشتی

آف بسی شریف

سجادہ نشین حضور فرید العصر قدس سرہ

کے نام

خاک راہِ دردمنداں

ابو طیب سائیں نذیر حسین فریدی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ○

مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

پیش لفظ

جبل استقامت، بحرِ کرامت، صاحب فضل و کمال، سراپا عشق و مستی، قلزم سرور سرمدی، بحر شناور، حقیقت و معرفت شہباز روحانیت و محبت ،مظہر ولایت، ماہتاب طریقت، قدوۃ السالکین عمدۃ العارفین قطب الوقت فرید العصر الحاج الشاہ خواجہ میاں علی محمد خان چشتی نظامی فخری (قدس سرہٗ) سجادہ نشین بسی شریف ہوشیار پور (بھارت) جلیل القدر عالم دین اور عظیم المرتبت روحانی پیشوا ہونے کے ساتھ ساتھ ان گنت فضائل حمیدہ و فضائل پسندیدہ کے جامع تھے۔ اس دورِ قحط الرجال میں برصغیر پاک و ہند میں جو چند اہل اللہ پائے جاتے تھے۔ ان میں سے ایک آپ تھے۔ سلسلہ چشتیہ بہشتیہ میں تو آپ کو جو بلند و بالا مقام و مرتبہ حاصل تھا وہ اہل نظر سے مخفی نہیں۔ سلطان اولیاء حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد خواجہ خواجگان حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر قدس سرہٗ کے محبوب و منظور نظر تھے۔

ہجرت کے بعد حضور سیّدنا گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اپنی عافیت میں لے لیا تھا اور ایسی نگاہِ کرم کی کہ بعد از وصال بھی اپنے سے جدا کرنا گوارا نہ کیا۔چنانچہ آخری آرام گاہ بھی اپنے دربار شریف کے احاطہ کے اندر ہی بنوائی (نور اللہ مرقدہ الشریف) حضرت قبلہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے وقت کے

جیّد علماء کرام نے اکتساب علوم کیا تھا اور روحانی تربیت اپنے پیر و مرشد جنید وقت قطب الاقطاب شیخ المشائخ حضرت خواجہ میاں محمد شاہ چشتی نظامی فخری رحمۃ اللہ علیہ (جو آپ کے نانا جان بھی تھی) سے کی اور خلافت و سجادہ نشینی سے مفتخر و ممتاز ہوئے۔ حضور فرید العصر ممتاز جلیل القدر عالم دین تو تھے مگر ان کی مصروفیات اور مخلوق خدا کے بے پناہ رجوع نے تالیف وتصنیف کے لئے وقت بہت ہی کم کر دیا تھا۔ بے حد و حساب اشغال و مصروفیات کے باوجود کبھی نہ کبھی تالیف وتصنیف کے لئے وقت نکال ہی لیتے تھے مگر مطالعہ کتب تو ان کی زندگی کا لازمہ تھا۔

فصوص الحکم، مثنوی مولانا روم ، کشف المحجوب ،فوائد الفوائد ایسی ادق کتب پڑھانے کیلئے ضرور وقت نکال لیتے تھے۔

آپ نے سب سے پہلے مولانا شیخ غلام قادر گرامی مرحوم کی منظوم مدح سلطان الہند عطائے رسول خواجہ خواجگان حضور خواجہ غریب نواز سیّد معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ کی شرح ''راہ فردا'' کے نام سے فارسی میں تحریر فرمائی جو کہ اس سے پہلے تین بار چھپ چکی ہے۔ پھر پیش نظر مقالہ ''میلاد نامہ'' لکھ کر کسی محفل میلاد شریف میں پڑھا۔ آخر میں مکتوب درمسئلہ وحدت الوجود والشہود'' سپرد قلم فرمایا۔

میلاد نامہ کو آج سے 90برس قبل حکیم غلام قادر صاحب امرتسری مرحوم(مدفون ملتان) خلف اکبر فخر الاطباء حضرت حکیم فقیر محمد چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ امرتسری (مدفون بجوار حضرت میاں میر قادری رحمۃ اللہ علیہ لاہور) نے امرتسر سے چھپوایا تھا۔ بار دوئم جناب حضرت مولانا سیّد مسلم نظامی صاحب دہلوی کے زیر

اہتمام پاکپتن شریف سے شائع ہوا۔ اس متبرک رسالے کو تیسری مرتبہ شائع کرنے کی سعادت راقم الحروف کے زیر اہتمام مرکزی مجلس فرید العصر پاکستان لاہور کو حاصل ہوئی جبکہ چوتھی ، پانچویں اور اب چھٹی مرتبہ بھی مکتبہ چشتیہ فریدیہ گیمبر اوکاڑا چھاؤنی کو ہی حاصل ہو رہی ہے فَلِلّٰہِ الحمد! زیر نظر رسالہ "میلاد نامہ" کی اشاعت کے سلسلہ میں قبل ازیں بھی مخدومی و محترمی حضرت الحاج صاحبزادہ میاں محمود احمد خان صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ بسی شریف پاکپتن کی خصوصی دعاؤں اور توجہ کے علاوہ سرپرستی بھی حاصل رہی ہے جس کے باعث ناچیز کی حوصلہ افزائی ہوئی۔ حضور فرید العصر قبلہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارہ میں کوئی نہ کوئی تحریر قارئین کرام اور مریدین و عقیدت مندوں کے لئے پیش کرتا رہتا ہوں۔ اس لئے میلاد نامہ کی اشاعت کے بارہ میں بھی توقع کی جا سکتی ہے کہ حضرت صاحبزادہ الحاج میاں محمود احمد خاں صاحب ، صاحبزادہ پروفیسر مسعود احمد خاں صاحب اپنی خصوصی عنایات کے ذریعہ حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تبلیغی افکار و نظریات اور تعلیمات کو منظر عام پر لانے میں ضرور راہنمائی فرماتے رہیں گے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

آخر میں پیر طریقت، رہبر شریعت، حضرت الحاج ابوالنصر منظور احمد شاہ صاحب جامعہ فریدیہ ساہیوال ، حکیم اہلسنّت حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری، چشتی نظامی رحمۃ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا سیّد شبیر احمد شاہ پتوکی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی و قلمی خدمات کا تذکرہ کرنا اپنے لئے باعث سعادت سمجھتا ہوں۔ جن کی صحبت میں فقیر (راقم الحروف) قلم کے ذریعہ بزرگان دین کی تبلیغی خدمات کو عوام الناس تک پہنچانے میں بھرپور کردار ادا کر رہا ہے۔ اللہ کریم حکیم صاحب اور شبیر احمد شاد رحمۃ

اللہ علیہ کی مغفرت فرمائے اور بلندی درجات عطا فرمائے۔ آمین اور حضرت علامہ
ابوالنصر منظور احمد شاہ صاحب کا سایہ تادیر ہم سب پر قائم رکھے۔ تاکہ ان کے
فیضانِ صحبت سے مزید دین اسلام کی خدمت کی جا سکے۔ آمین اللہ تعالیٰ سے دُعا
ہے کہ اس رسالہ کے قارئین کو حضور پُر نور شافع یوم النشور سیّد الانبیاء محمد مصطفیٰ
ﷺ کی پکی سچی محبت و متابعت کی توفیق ارزانی عطا فرمائے اور خواجگان چشت
اہل بہشت رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی توجہات مبذول فرمائے۔آمین

آخر میں جناب حضرت صاحبزادہ الحاج پروفیسر میاں مسعود احمد خاں
پنجاب یونیورسٹی لاہور، صاحبزادہ میاں تنویر احمد خان صاحب، حضرت صاحبزادہ
میاں داؤد احمد خان ، میاں افتخار احمد سکھیرا ،حضرت الحاج چوہدری غلام حسین
صاحب لاہور، الحاج میاں غلام دستگیر باری صاحب جڑانوالہ، مولانا قاسم الرضوی
صاحب چیچہ وطنی، محمد یاسر غنی، رضوان اختر شاہ سہروردی کا بھی تہہ دل سے شکریہ
ادا کرتا ہوں جنہوں نے زیر نظر رسالہ ''میلاد نامہ'' کی ترتیب و اشاعت میں
دامے درمے قدمے قلمے سخنے ہر ممکن تعاون فرمایا اللہ کریم ہم سب کو حضرت میاں
صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ سیّد
المرسلین ﷺ

خاک را درد منداں:

سائیں نذیر حسین فریدی

بانی و مہتمم جامعہ چشتیہ فریدیہ (رجسٹرڈ)

سرپرست اعلیٰ الفرید سوسائٹی خطیب جامع مسجد مبین

نور شاہ روڈ گیمبر اوکاڑہ چھاؤنی

نعت شریف

نمی دانم چہ منزل بود شب جائے کہ مَن بودم
بہر سو رقص بسمل بود شب جائے کہ مَن بودم

مجھے یقینی طور پر معلوم نہیں کہ وہ کون سا مقام تھا جہاں رات کے وقت میں گیا تھا
ہاں اتنا معلوم ہے کہ وہاں ہر طرف جاں نثار عاشقوں کا رقص ہو رہا تھا رات جہاں میں گیا تھا

پَری پیکر نگارے سَر و قدے لالہ رخسارے
سَراپا آفتِ دِل بود شب جائے کہ مَن بودم

ایک نہایت حسین و جمیل محبوب۔ ولآویز قد، نور برسا ہوا چہرہ دلکش مکھڑے والا
وہاں موجود تھا جہاں رات کے وقت میں گیا تھا

رقیباں گوش بَر آواز اُو درناز من ترساں
سخن گفتن چہ مشکل بود شب جائے کہ مَن بودم

دشمن اس محفل مبارک کی روائید معلوم کرنے کی گھات میں لگے ہوئے تھے یعنی شیطان
اس حقیقت کے معلوم کرنے کے درپے تھا تا کہ راز فاش کرے دریں صورتحال وہاں کچھ
کہنا اور بولنا کس قدر مشکل تھا جہاں رات کے وقت میں گیا تھا

خدا خود میر محفل بُود اندر لامکاں خسروؔ
محمد شمع محفل بود شب جائے کہ من بودم

اے خسرو اس واقعے کا ماحصل سن وہ مقام لامکاں کا تھا یعنی اللہ تعالیٰ کا خاص مقام اس وقت خود رب تبارک تعالیٰ اس محفل میں صدر نشین اور اس محفل کو منور کرنے شمع محفل حضرت امام الانبیاء محمد کریم ﷺ تھے جہاں رات کے وقت میں گیا تھا۔ محبوب الہند خواجہ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کلام فرید العصر حضرت میاں علی محمد خاں چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ بڑے ذوق کے ساتھ سنا کرتے تھے۔

نعت شریف

زمیں کیا آسمانوں پر میرے آقا کی شوکت ہے
عطائے رب اکرم سے ہر اک شے پہ حکومت ہے
ہر اک شے پر حکومت ہے مگر ہیں پیٹ پر پتھر
غریبوں سے، یتیموں سے انہیں کتنی محبت ہے
وہ مکے میں ہوئے پیدا مدینے میں وہ رہتے ہیں
مگر ان کا وجود پاک ہر عالم کی رحمت ہے
کبھی میزان پر ہیں اور کبھی ہیں حوض کوثر پر
غم امت میں کتنی مضطرب اُن کی شفاعت ہے
جو منکر ہے شہہ دیں کا قیامت اس پہ ٹوٹے گی
مجھے کیا خوف محشر کا مجھے ان سے محبت ہے
غلام سیّد عالم فریدؔی ہے تعالیٰ اللہ
میرا آغاز جنت ہے میرا انجام جنت ہے

سائیں نذیر حسین فریدی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِO

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡھُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡھِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیۡدًا ط وَتَبَارَکَ الَّذِیۡ نَزَّلَ الۡفُرۡقَانَ عَلٰی عَبۡدِہٖ لِیَکُوۡنَ لِلۡعَالَمِیۡنَ نَذِیۡرًا ط وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الَّذِیۡ قَالَ فِیۡ حَقِّہٖ وَمَا اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا کَافَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیۡرًا وَّنَذِیۡرًا . قُلۡ یَااَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ جَمِیۡعًا. وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہِ الَّذِیۡ اَیَّدَہٗ بِتَائِیۡدِ الۡمُعۡجِزَاتِ الۡقَاھِرَۃِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہِ الۡبَرَرَۃِ الۡمُبَشَّرِیۡنَ بِجَنَّاتِ النَّعِیۡمِ وَعَلٰی اَوۡلِیَائِہٖ وَاَتۡبَاعِہِ السَّالِکِیۡنَ عَلَی الطَّرِیۡقِ الۡمُسۡتَقِیۡمِ الَّذِیۡ اَنۡعَمَ عَلٰی عِبَادِہِ الۡمُخۡلِصِیۡنَ یَااَیُّھَا النَّاسُ نَحۡنُ نُبَیِّنُ لَکُمۡ مَعَ قِلَّۃِ الۡعِلۡمِ شَیۡئًا مِنۡ خُلُقِہِ الۡعَظِیۡمِ ط

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اما بعدُ

حضورعلیہ التحیۃ والتسلیم کے اخلاق حمیدہ کی حقیقت کا انکشاف (علی ما ھو علیہ) تو اُسی وقت ہوسکتا ہے جبکہ وہ ذوقی طور پر اور عملی صورت میں انسان کے دل اور نفس میں پیدا ہو جائیں اور صورت عملیہ اُسی وقت مرتب ہوگی جبکہ کیفیت عملیہ دل میں جاگزیں ہو۔ پس حضور ﷺ کے اخلاق حمیدہ کی عظمت اس کلام پاک پر

نظر کرتے ہوئے (جس کی معجز بیاتی اور صداقت نشانی اور تفصیل حق عن الباطل بالکل روشن اور واضح ہے) بیان کر دینی ضروری ہوئی۔ جیسے کہ باری عزاسمہ وجل ذکرہ نے اپنے نبیؐ برحق اور حبیب پاک ﷺ کی تعریف کرتے ہوئے اور اپنی نعمت کا اظہا فرماتے ہوئے یوں ارشاد فرمایا ہے۔ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم جس کی آیات ماقبل یہ ہیں نٓ والقلم وَمَا یَسْطُرُوْنَ. مَا اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّکَ بِمَجْنُوْنٍ ٥وَاِنَّ لَکَ لَاجْرًا غَیْرِ مَمْنُوْنٍ ط وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم ط نون، اس کی حقیقت کو خدا خوب جانتا ہے لیکن جو کچھ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو علم دیا ہے اس کے مطابق بطورِ احتمال قدرے اس کی تفسیر کر دینا مناسب ہوگا۔ پس واضح ہوا کہ بعض علماء کے نزدیک نون سے مراد مچھلی ہے جس کی دلیل قرآن کریم کے اندر حضرت یونسؑ کا ذکر کرتے ہوئے ذُوالنون کے ساتھ یاد فرمایا ہے کیونکہ ذُوالنون کے معنی مچھلی والا ہے۔ بناء علیہ نون کے معنی (قسم ہے مچھلی کی) کہ جس کی پیٹھ پر زمین بچھائی گئی ہے'' ہوں گے بعض کے نزدیک نون سے وہ مچھلی مراد ہے کہ جس نے یونس علیہ السلام کو نگلا تھا۔

بعض دوسرے اہل علم اپنے دلائل نقلیہ بیان کرتے ہوئے یوں کہتے ہیں کہ نون سے مراد دوات ہے تو گویا یہ قسم دوات اور قلم کے ساتھ ہوگی۔ قسم کھانے

کی وجہ ان دونوں کی منفعت ہے کیونکہ اس کے سبب سے کتابت وقوع میں آتی ہے جس کا بے شمار فائدہ ہر کوئی جانتا ہے بعض کے نزدیک نون الرحمٰن کا ہے اور اس کا مقصود اسم شریف الرحمٰن کے ساتھ قسم کھانا ہے لیکن قوی ترین قول یہ ہے کہ نون سورت کا نام ہے یا اظہار معجزہ کیلئے لایا گیا ہے اس لئے کہ اُمّی آدمی کا حروف مفردات کو اس طریق پر لانا غیر ممکن تھا پس آپ کا حروف مقطعات کو بیان فرمانا صدقِ نبوت کی دلیل ہوگی۔ والقلم قسم ہے قلم کی اور اس چیز کی جو لکھا گیا ہے تو بہ سبب اپنے رب کی نعمت کے مجنون نہیں ہے اور تحقیق تیرے لئے ثواب عظیم ہے کہ جس کا اندازہ نہیں ہوسکتا اور تحقیق تو البتہ خلق عظیم پر ذوقاً و جبلۃً مخلوق و مبعوث ہے یعنی قسم نون کی اور قلم کی اور جو مسطور ہوا ہے تو جنون سے بری ہے کیونکہ تو اللہ کی نعمت غیر مقطوعہ و غیر منقوصہ کے ساتھ متصف ہے۔ جس کی نعمت کا مفہوم نبوت و ریاست عامہ و ذوق عبودیت کاملہ و غیرہا الی مالا نہایت کہ ہے یہ تو ان آیات شریفہ کا ترجمہ ہے ہمارا مقصود بالذات تو اِنَّکَ لَعلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ ہے لیکن اس کے ماقبل کی آیات شریفہ اس آیت کریمہ سے متعلق ہیں اس لئے اجمالاً ان کا کچھ مطلب بیان کر دینا ضروری ہے۔

پس واضح ہوا کہ یہ قصہ جو حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے

روایت کیا گیا ہے اس طرح واقع ہوا کہ

ایک دن جناب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام غارِ حرا کی طرف تشریف لے گئے تھے اور دیر تک واپس تشریف نہ لائے تو اُم الومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا آپ کی تلاش میں گئیں لیکن نہ پایا۔ پس ناگاہ آپ تشریف لے آئے تو آپؐ کے چہرہ مبارک کا رنگ متغیر دیکھ کر حضرت اُم المومنین ممدوحہؓ نے عرض کی کہ یہ کیا حال ہے تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جبرائیل نازل ہوئے اور مجھ کو یہ کہا کہ پڑھ۔ میں نے کہا پڑھنا نہیں جانتا ہوں۔ جبرائیل علیہ السلام نے مجھ کو اپنے سینے سے زور سے دبا کر کہا کہ پڑھ اسی طرح تین دفعہ کے بعد میں نے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، کیا پڑھوں؟ تو انہوں نے کہا کہ اِقْرَا بِاسْمِ رَبِّکَ (رواہ البخاری)۔ اس مقام پر صاحب تفسیر کبیر یوں تحریر فرماتے ہیں کہ پھر فرش زمین پر جبرائیل علیہ السلام ظاہر ہوئے انہوں نے وضو کیا اور میں نے بھی وضو کیا۔ پھر انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور میں نے بھی ساتھ ان کے دو رکعتیں پڑھیں۔ اور کہا یا محمد ﷺ نماز اس طرح ہوتی ہے حضرت اُم المومنین رضی اللہ عنہا یہ سن کر اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس تشریف لے گئیں۔ جو دیناً نصرانی تھا۔ آپ نے اس قصہ کے متعلق دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ اس نے

کہا کہ حضرت محمدﷺ کو میرے پاس بھیج دو۔ چنانچہ آپ تشریف لے گئے اس نے پوچھا کہ جبرائیل نے یہ بھی کہا کہ اللہ کی طرف لوگوں کو دعوت دو۔ تو آپ نے فرمایا نہیں پس اُس نے کہا کہ قسم ہے خدا کی اگر میں تیری دعوت کے وقت تک زندہ رہا تو دل و جان سے تیری مدد کروں گا۔ مشیت ایزدی سے وہ قبل از وقت فوت ہوگیا اور یہ قصہ حرا زبان زد کفار قریش ہوا۔ اور کہنے لگا کہ مجنون ہے اللہ تعالیٰ نے قسم کھا کر فرمایا کہ تو مجنون نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمت اور عقل سلیم اور خلق عظیم آپ کو ایسا بخشا ہے کہ جس کی تحصیل سے کل مخلوق قاصر ہے گویا یوں فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تو عاقل ہے مجنون نہیں ہے اللہ کی نعمت کے ساتھ منعم ہے کسی کا محتاج نہیں ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ صفات محمودہ آپ کو حاصل ہو چکے ہیں اور صفات ذمیمہ بواسطہ انعام و اکرام ولطف الٰہی آپ سے زائل ہو چکے ہیں۔

جاننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے تین قسم کی صفات کے ساتھ آپ کی توصیف فرمائی ہے۔

صفت نمبر 1:۔آپ سے جنون کو نفی کیا اور اِس دعویٰ کی صحت پر قولہ تعالیٰ بِنِعْمَتِ رَبِّکَ دلیل قانع اور برہان ساطع بیان فرمائی۔ اس لئے کہ یہ قول اس

امر پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں یعنی فصاحت تامہ اور سیرت پسندیدہ اور ہر عیب سے بری ہونا اور ہر خوبی کے ساتھ متصف ہونا آپ کے حق میں ظاہر ہے پس جس وقت یہ نعمتیں ظاہر اور باہر ہیں تو ان کا وجود ضرور ہے کہ حصول جنون کے منافی ہو۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسی دقیقہ پر تنبیہ فرمائی ہے تا کہ دلالت یقینیہ کے طور پر مقولہ کاذبہ اِنَّہٗ مَجْنُوْن'' کے کذب کو ظاہر کر دے۔

صفت نمبر 2:۔ قولہ تعالیٰ اِنَّ لَکَ لَاَجْرًا غَیْرِ مَمْنُوْنٍ۔ (یعنی) اور اس لئے کہ تیرے واسطے ثواب عظیم غیر مقطوع ہے یہ آیۃ کریمہ اس صورت میں ان کے کذب قول پر دلیل ہے کہ جبکہ آپ نے اس طعن اور قوم قبیح پر تحمل فرمایا اور اظہار نبوت اور معجزات اور دعوت خلق الی اللہ اور تعلیم شریعت بیضا کے اندر سعی بلیغ فرمائی تو اس پر اجر عظیم اور مرتبہ و عالیہ عنداللہ مرتب ہونا ضرور ہے۔ پس جس کے لئے یہ صفات متحقق ہوں اس کی طرف جنون کی نسبت کرنا خود قائل کے اپنے ہی جنون کی دلیل واضح ہے۔

صفت نمبر 3: قولہ تعالیٰ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (یعنی) اور تحقیق تو البتہ خلق عظیم پر ہے اس میں کئی مسائل ہیں۔

1۔ مسئلہ اولی سامعین ذرا غور فرمائیں کہ یہ آیۃ شریفہ بِنِعْمَةِ رَبِّکَ کی ایک طرح

تفسیر ہے اور جس شخص نے حضورﷺ کی طرف جنون کو منسوب کیا اس کی گویا تعریف ہے اس طرح پر کہ یہ جھوٹا اور خاطی ہے کیونکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اخلاق حمیدہ اور افعال پسندیدہ سے متصف فرمایا تھا۔ اور جس ذات مقدسہ کے یہ صفات اور افعال ہوں اس کی طرف نسبت جنون کی کیسے جائز ہو سکتی ہے کیونکہ اخلاق اہل جنون تو بد ہوتے ہیں اور چونکہ آپ کے اخلاق حمیدہ اکمل اور اعظم صورت میں واقع ہوئے تھے اس لئے یہ ضرور ہوا کہ اخلاق کی صفت عظمت کے ساتھ کی جائے چنانچہ فرما دیا۔ خُلُقٍ عَظِیْم اور آیۃ شریف قُلْ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اور اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ (یعنی) میں تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگتا کہ بناوٹ کا احتمال ہو اور میرا یہ معاملہ اور اخلاق جو تمہارے سامنے ظاہر ہوتے ہیں ان میں کوئی تکلف نہیں ہے کیونکہ تکلف کرنے والے کو اپنے معاملہ پر دوام اور ہمیشگی نہیں ہوتی بلکہ اپنی طبیعت اصلیہ کی طرف رجوع کر جاتا ہے۔

بعض دانشمند علماء نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے خلق کی تعریف عظمت کے ساتھ اسی بناء پر بیان فرمائی ہے کہ جس کا تقاضا آیۃ کریمہ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ط کر رہی ہے کیونکہ یہ ہدایت کہ جس کی اقتداء کا حکم جناب باری عز شانہ و جل برہانہ نے حضورﷺ کو فرمایا ہے وہ معرفت اللہ

کی نہیں ہے کیونکہ یہ تقلید ہے اور تقلید ایسے اولوالعزم پیغمبر کے لئے معرفت کے اندر مناسب نہیں ہے اور نہ اس ہدایت سے شرائع مراد ہیں کیونکہ آپ کی شریعت بیضا شرائع ماقبل سے مخالف ہے تو پس مقرر و معین ہوا کہ جس امر کے ساتھ اقتدا کا حکم دیا گیا ہے وہ اخلاق کریمہ انبیاء متقدمین علیہم السلام ہیں اور ہر ایک نبی ایک نوع خلق کریم کے ساتھ مختص تھا جبکہ حضور ﷺ کو کل کے ساتھ اللہ کا اقتدار کا حکم دیا گیا تو گویا مجموعہ اخلاق ہیں کہ جو ان کے اندر متفرقاً پائے جاتے تھے پیروی کرنے کا ارشاد فرمایا:

اور چونکہ یہ درجہ عالیہ انبیاء ماسبق میں سے کسی کو نصیب نہیں ہوا تو ضرور ہے کہ خلق کی تخصیص و تعریف وصف عظیم کے ساتھ کی جائے۔

نیز اس میں ایک اور دقیقہ قابل غور ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ فرمایا ہے اور کلمہ عَلٰی غلبہ کے لئے استعمال ہوتا ہے تو پس یہ لفظ اس امر پر دلالت کرے گا کہ آپ اخلاق پر غلبہ اور استیلا رکھتے ہیں گویا ان اخلاق جمیلہ کی نسبت سے ایسے ہیں جیسے آقا غلام کی نسبت سے یا حاکم، محکوم کی نسبت سے ہوتا ہے۔

مسئلہ ثانیہ علماء محققین نے خلق کی تعریف اس طرح بیان فرمائی ہے خلق

ایک ایسی ہیت اور کیفیت راسخۂ نفس کا نام ہے کہ جس کی جہت سے افعال بغیر کسی تکلف اور ریا کاری کے آسانی کے ساتھ صادر ہوں۔ پس اگر یہ کیفیت اس حیثیت کے ساتھ ہے کہ اس کی وجہ سے افعال جمیلہ عقلاً وشرعاً سہولت کے ساتھ بلا تکلف صادر ہوتے ہیں تو یہ کیفیتِ راسخہ خلق حسن کے ساتھ موسوم ہوتی ہے اور اگر اسی انداز کے ساتھ افعال قبیحہ صادر ہوں تو اس کا نام خلق ذمیم (بد) ہے۔ چنانچہ اگر کوئی شخص نادر طور پر کسی عارضی حالت کی بہت سے مال کو خرچ کرے تو اس کا نام سخی نہیں ہوسکتا۔ جب تک کہ وہ کیفیت و ہیئت اُس کے دل میں راسخ نہ ہو جائے اور اسی طرح جو شخص غصہ کے وقت کوشش اور ریا کاری اور تکلف سے سکوت کریگا اس کو حکیم نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ محض افعال جمیلہ کا ظاہر ہونا اور چیز ہے اور سہولت کی قید دوسری چیز ہے پس جس فعل جمیل کے اندر سہولت مفقود ہو اور تکلف موجود وہ کیونکر خلق جمیل سے تعبیر کیا جائے گا۔ علاوہ اس کے ہم نے تعریف خلق کے اندر یہ کہا ہے کہ وہ ایک ملکۂ نفسانیہ ہوتا ہے کہ جس کے سبب سے سہولت کے ساتھ افعال صادر ہوں یہ تو نہیں کہا کہ محض صدور افعال کا نام خلق ہے۔

مسئلہ ثانیہ:۔ سعید بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک

دن ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی کہ مجھے خلق نبی ﷺ سے خبر دار کیجئے تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ بس قرآن ہی آپ کا خلق ہے اور کسی دوسرے موقعہ پر حضرت ممدوحہؓ سے سوال کیا گیا تو بھی یہی جواب دیکر قرآن مجید کی دس آیات قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ پڑھ دیں کہ جن کا مضمون خلاصۃً یہ ہے۔ تحقیق یقین کرنے والے لوگ کامیاب ہوئے اور وہ لوگ وہ ہیں جو اپنی نماز کے اندر حضور قلب کے ساتھ بوجہ غلبہ خوف اور ہیبت کو جس کی علت نور عظمت کی تجلی ہوتی ہے۔ سر جھکانے والے ہیں اور وہ لوگ ہیں جو فضول کاموں سے بوجہ اشتغال حق کے منہ پھیرنے والے ہیں اور وہ وہ لوگ ہیں کہ جو بسبب تجرد از صفات ذمیمہ زکوۃ کے دینے والے ہیں یعنی تزکیہ نفس کرنے والے ہیں اور وہ لوگ ہیں جو اپنی شرمگاہوں یعنی اسباب لذات و شہوت کی حفاظت ترک حظوظ کے ساتھ اور حقوق پر ٹھہرنے کے ساتھ کرتے ہیں۔ پس جو شخص اس کے سوا خواہش کرے گا یعنی اپنے حظوظ کے ساتھ رغبت کرے گا وہی تو ہے کہ جو حد سے تجاوز کرنے والا اور اپنی جان کے ساتھ دشمنی کرنے والا ہے اور وہ وہ لوگ ہیں اسرار الٰہی کی امانت کو جو ابتدائے فطرت میں انہوں نے اللہ کے ساتھ کیا تھا پورا کرنے میں رعایت کرنے والے ہیں اور وہ لوگ جو ان صفات کے ساتھ

موصوف ہیں وہی تو ورثہ پانے والے ہیں کہ جو مقام مقدس کے اندر جنت روحانی کا ورثہ پائیں گے۔

اس ذکر کے اندر حضور ﷺ کے نفس مقدسہ کی طرف اشارہ ہے کہ بالطبع عالم غیب اور اس کے متعلقات کی طرف کھینچنے والا تھا اور طبعاً اور ابتداء فطرت کی جہت سے عروج دنیوی اور لذات بدنی سے سخت متنفر تھا۔ یا اللہ اس حالت سے کچھ ہمیں بھی روزی فرما۔

حضرت عائشہ صدیقیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص آنحضرت ﷺ سے اچھے اخلاق والا نہیں ہوسکتا کیونکہ جب بھی صحابہؓ یا اہل بیتؓ میں سے کوئی آپ کو پکارتا تھا تو ہمیشہ لبیک سے جواب دیتے تھے اسی بناء پر آپ کو اللہ تعالیٰ نے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیم سے خطاب فرمایا ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کی دس برس خدمت کی مگر مجھے کبھی کسی کام کرنے پر یہ نہیں فرمایا کہ کیوں کیا؟ یا نہ کرنے پر یہ نہیں کہا کہ کیوں نہیں کیا۔

اس کے اندر ایک اور لطیفہ قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ جناب باری جل جلالہٗ وعم نوالہ اپنے کلام قدیم کے اندر فرماتے ہیں وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَعْلَمْ تفامُ

وَكَانَ فَضْلُ اللّٰـهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ط یعنی تجھ کو وہ چیز سکھائی جو تجھے نہیں آتی تھی۔ یہ تجھ پر اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے یہ آپ کی قوت علمیہ کے کمال کی طرف اشارہ ہے اور پھر فرمایا اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔ اس میں آپ کی قوت علمیہ کے درجہ اعظم و اکمل پر پہنچنے کی طرف ایما ہے پس انسان کے لئے ان دونوں قوتوں کے بعد کوئی کمال باقی نہیں رہتا۔ لہٰذا مجموعہ ان ہر دو آیات کا اس امر پر دلالت کریگا کہ آپ کی رُوح مقدس ارواح بشریہ کے درمیان درجہ بے نظیر اور مقام بے عدیل ہے گویا

''آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری''

خلاصہ یہ کہ تین باتیں تین ہی چیزوں کی قسم کھا کر بیان فرمائیں۔ جن میں سے ہر ایک کو دوسری سے مناسب تامہ ہے پھر ہر ایک کو ہر ایک چیز سے کہ جس کی قسم کھائی ہے عجیب مناسبت ہے اور مجموعہ کو مجموعہ سے مناسبت ہے اور لطف یہ ہے کہ یہ تینوں باتیں جُدا جُدا بھی آنخضرت ﷺ کی نبوت کی دلیل ہیں اور مجموعہ مرکب ہو کر بھی، جس کی تقریر اذہان صافیہ پر واضح ہے اُس برہان قاطع کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے حبیب برحق کو اطمینان دلانے کیلئے بطور پیشین گوئی فرماتے ہیں جس کا مضمون ایجازاً یہ ہے کہ ''تو بھی دیکھ لے گا اور بھی دیکھ لیں گے کہ مجنون

کون ہیں اور گمراہ کون ہیں اور ہدایت پر کون ہے یعنی وہی مجنون ہیں اور وہی گمراہ ہیں اور ان سے بڑھ کر گمراہ ہو ہی کون سکتا ہے کہ گمراہی کو ہدایت سمجھ لیں اور عقلمند کو مجنون سمجھ لیں اور آپ سے آپ کے متبعین کے ہدایت پر ہونے کی وجہ سے آپ کی عقلمندی میں کوئی شبہ نہیں پھر ایسی باتوں سے آپ کو ہرگز متاثر نہیں ہونا چاہیے۔ (تفسیر حقانی)

حضرات سامعین! اب ذرا سادات صوفیاء کی تحقیق کے مطابق (رضوان اللہ علیہم کہ جس کی بناء پر کشف وشہود پر ہے) ان آیات شریفہ کی تفسیر کا مطالعہ فرمائیں چنانچہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں کہ ''نون'' نفس کلیہ سے مراد ہے اور قلم عقل کلی سے ارادہ کیا گیا ہے یعنی ''نون'' نفس سے کنایہ کیا ہے کیونکہ کنایہ کے یہی معنی ہیں کہ اصل حقیقت مستور اور پوشیدہ ہو اور کسی قرینہ کے ساتھ سمجھ میں آسکے۔ پس نون اسی طرح نفس کا پہلا حرف ہے اور قلم کے قرینہ سے کہ جس کے معنی عقل کلی کے ہیں سمجھ میں آسکتا ہے۔ والقلم ایک قسم کی تشبیہ ہے کیونکہ جس طرح کہ قلم کے ساتھ کاغذ پر نقوش پیدا ہوتے ہیں اسی طرح تاثیر عقل کے ساتھ نفس میں نقوش علوم و حقائق منقش ہوتے ہیں۔ وَمَا یَسْطُرُوْنَ قسم ہے اس چیز کی کہ جو وہ لکھتے ہیں یعنی صور اشیاء اور ان کی ماہیات اور ان کے

احوال مقدرہ جو کہ ظاہر اور واقع ہونے والے ہیں لکھنے والے عقول متوسطہ یعنی فرشتگان اور ارواح مقدسہ یعنی ارواح عبادِ مکملین بحالت تجرّد عن الابدان ہیں۔ کاتب اگرچہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہے یعنی جو کچھ کہ علوم اور انکشاف حقائق نفس انسانی کے اندر منقش ہوتے ہیں ۔ حقیقت میں اُن کے نقش کرنے والا خود حق جل شانہ ہے لیکن جبکہ یہ عقول متوسطہ اور ارواح مقدسہ حضرات اسمائے الٰہیہ کے مظہر اور مقام ظہور ہیں تو ہوسکتا ہے کہ مجازاً لکھنے کی نسبت ملائکہ علیین و ارواح کاملین کی طرف کی جائے جبکہ مبداء امر وجود اور تقدیر الٰہی کی صورتیں اور مخزن غیب الٰہی اور منشا تاثیر و تاثر مرتبہ اوّل میں اسی نفس کلیہ اور عقل کلی اور فعل کلی پر مبنی تھا تو اس شرف کی جہت سے لکھنے والے اور لکھے گئے اور عقل کلی اور نفس کلی کے ساتھ جناب باری نے قسم کھائی ایک دوسری طاقت اس میں اور ہے کہ عقل اور فعل عقل کی قسم کھانا جنون کو نفی کرنے کیلئے مناسب بھی تھا وَمَا اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّکَ مَجْنُوْنٍ (یعنی) تیری عقل پر سبز قدر اور جو کچھ کہ لوحِ محفوظ میں منقش ہے واضح اور روشن ہے نیز حقائق اشیاء کو جو نفس الامر میں واقع ہیں تجھ پر کھول دیئے گئے ہیں پس جبکہ اللہ تعالیٰ نے تجھے اس نعمت کے ساتھ منعم فرمایا ہے تو جنون کی نسبت تیری طرف کیونکر درست آئے گی۔ اِنَّ لَکَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ط (یعنی) تحقیق

تیرے لئے انوارِ مشاہدات اور مکاشفات ثابت اور محقق ہیں جو کہ عقول متوسطہ اور ارواح مقدسہ سے تیرے واسطے اجزأ واضح ہوئے ہیں ۔ بحالیکہ وہ غیر مقطوع اور سرمدی اور غیر مادی اور بے نہایت بھی ہیں اور جو لوگ کہ تیری طرف جنون کو نسبت کرتے ہیں وہ خود محجوب عن الحق اور تیرے حال اور تیری ذات سے متضاد اور محض ظاہر کے اندر گرفتار اور باطن سے بے بہرہ ہیں اور ان کی عقول و افکار محض مادیات میں مبتلا ہیں پس ان کا تیری طرف جنون کو نسبت کرنا خود اپنے ہی جنون کا ثبوت دینا ہے وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ اور تحقیق تو البتہ خلق عظیم پر ہے کیونکہ تو اخلاق الٰہی کے ساتھ متخلق اور تائید قدسی کے ساتھ متائیدٔ ہے یعنی تُو اخلاق الٰہی کا ایک نقشہ ہے اور ان کی پائیداری اور ہمیشگی کے ساتھ پائیداری اور دوام رکھتا ہے پس کفار کی جھوٹی باتوں کے ساتھ تو متاثر نہیں ہو سکتا اور ان کی ایذاؤں سے تجھے نقصان اور ضرر نہیں سکتا اور ان کی ایذاؤں سے تجھے نقصان اور ضرر نہیں ہو سکتا۔ تیرا صبر صبر نفس نہیں ہے بلکہ علم و صبر الٰہی کا عکس تام ہے چنانچہ فرماتے ہیں جناب باری تعالیٰ جلاشانہٗ و جل برہانہٗ وَمَا صَبْرُکَ اِلَّا بِاللّٰہِ. صبر باللہ صوفیائے کرام علیہم الرحمۃ کے نزدیک بقاء کے معنی رکھتا ہے کہ جو فنا پذیر نہیں ۔ نیز اہل اطمینان کا صبر مقام شکر میں قائم ہے اس لئے جو کچھ بھی ان پر نازل

ہوتا ہے وہ دوست کی طرف سے ہے وہ محبوب اور مشکور ہے۔ خواہ بلا ہو یا نعمت ورنہ دعویٰ دوستی ثابت نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ قصہ آئندہ اس کا شاہد ہے۔

حضرت شیخ شبلی علیہ الرحمۃ ایک دفعہ مارستان کے اندر محبوس ہوئے۔ آپ کی زیارت کیلئے چند لوگ حاضر ہوئے۔ آپ نے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا ہم تیرے دوست ہیں۔ پس آپ نے پتھر مارنے شروع کیے اور انہوں نے بھاگنا شروع کیا آپ نے فرمایا کہ اے جھوٹو! اگر تم دوست ہوتے تو میری بلاء پر بھی صبر کرتے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بَاالصَّوَابِ وَاِلَیْہِ الْمَرْجِعِ وَالْمَابُ۔

حضرات سامعین! اس مجلس کی غایت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل بیان کرنا ہے اب غایت انعایات یعنی جو کچھ کہ ان فضائل کے سننے سے قلب اور رُوح پر آثار مرتب ہوتے ہیں۔ ان کا تذکرہ کر دینا بھی ضروری ہے پس اس کے لئے مولانا عین القضاۃ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''نھایت الارشاوالی الاحتفال المیلاد'' میں سے چند سطریں بیان کرنا میرے خیال میں کافی ہوں گی۔

ا۔ فاعلم ان النبی ﷺ وسلّم لما کان باعثاً لایجاد العلمین۔ ترجمہ: جاننا چاہیے کہ نبی کریم ﷺ چونکہ باعث ایجاد عالم ہیں۔

۲۔ لما درومن احادیث لولاک و کان رحمۃ لھم۔ ترجمہ: چنانچہ حدیث میں لفظ

لولاک وارد ہے اور جہان کیلئے رحمت ہیں۔

۳۔ ولما قال الله تعالیٰ. وما ارسلنک الا رحمة للعالمین ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا اَرسَلنٰکَ اِلَّا رَحمَةً لِّلعالمینَ ۔: ترجمہ ہم نے آپ (ﷺ) کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا۔

۴۔ لکان نعمة عظمی فائقه علی نعم العالمین کلها. .ترجمہ اس لئے آپ نعمت عظمٰی جہانوں کی تمام نعمتوں پر فائق ہیں۔

۵۔ ثم لما تولد ووصل الینا من العالم النورانی لکان تحدیثه بیان یظهر به انه ﷺ نعمة ربنا العظمی الواصلة الینا القائقة علی نعم العالمین کلها واجبا بالوجوب الاستحسانی بالطریق الاولیٰ.... ترجمہ:۔ پھر جب آپ ﷺ پیدا ہوئے اور عالم نورانی سے ہماری طرف تشریف لائے تو ان کی تشریف آوری کا ذکر ایسے بیان سے جس سے ظاہر ہو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے پروردگار کی نعمت عظمٰی ہیں جو ہمیں ملی اور جہاں والوں کی تمام نعمتوں پر فائق ہے بطریق اُولی واجب بالوجوب استحسانی ہے۔

اب سمجھنا چاہیے کہ ذکر بیان ولادت شریف میں کیا کچھ حکمتیں اور فوائد ہیں۔ پس واضح ہوا کہ جیسا مولانا موصوف نے ایک تمہید لطیف کے بعد فرمایا ہے

کہ حاصل کلام اس مقام میں ہے کہ محفل میلاد ایک ایسی محفل ہوتی ہے کہ جس کے اجزاء و مقاصد احکام فائقہ شرعیہ اور احکام شرعیہ عالیہ و غایات دینیہ فاضلہ کو شامل ہیں چنانچہ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

اوّل تعظیم نبوی (ﷺ) دوم نعمت عظمی فائقہ دینیہ یعنی دین کی ایک بڑی نعمت کا ذکر۔ تیسرے اس نعمت کا ادائے شکر۔ چوتھے دینی و دُنیاوی نصیحت۔ پانچویں ایک بڑی دین کی مسرت کا اظہار کرنا ہے چھٹے عظمت نبویہ (ﷺ) ان کے دلوں میں بٹھانا جو اس سے متخلق ہیں۔ ساتویں محبت نبویہ (ﷺ) کی کشش ان کے دلوں کی طرف جو اس کی محبت سے عاری ہیں۔ آٹھویں محبت نبویہ (ﷺ) کی تجدید جس سے ایمان قوی ہو جاتا ہے۔ نویں محبت نبویہ (ﷺ) کو زیادہ کرنا۔ جس سے ایمان معراج کمال پر پہنچتا ہے اور ترقی کرتا ہے۔ دسویں نبی ﷺ کے ساتھ ارتباط کہ جس کے سبب سے اللہ تعالیٰ سے رابطہ پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بندہ کا ربط باعتبار رابطہ حادث بالقدیم محالات سے تھا کہ جس کو اس ذات جامع کمالات نے ممکن بنا دیا پس جس قدر آنحضرت ﷺ کی ذات سے رابطہ مستحکم ہوگا اسی قدر اللہ تعالیٰ کی ذات سے استحکام ربط ثابت ہوگا۔ اِنَّ كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ ۔ گیارھویں نبی ﷺ کی رضا و مسرت اس محفل کے ساتھ یہ امر منامی ہے۔ یعنی معاملہ رویائے صادقہ کے ساتھ جو

اجزائے نبوت (صلی اللہ علیہ وسلم) میں سے ایک جز ہے ثابت ہے چنانچہ اس کی تصریح علامہ ابن جوزی وغیرہ نے فرمائی ہے۔ بعد میں اللہ تعالیٰ کی اہل محفل کے ساتھ رضا اور ان پر رحمت خاصہ کے ساتھ توجہ۔ کیونکہ اس محفل میں اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور اس کے حبیب کی عظمت کا اظہار ہوتا ہے۔ بارھویں ملائکہ رحمت کا اہل محفل پر نزول ہوتا ہے۔ تیرھویں برکات بے شمار کا حصول اور یہ امر تجربی ہے یعنی تجربہ سے ثابت ہے جس کی شہادت اکثر پائی جاتی ہے۔ چودھویں علم خاص کی اشاعت ہوتی ہے۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات اور فضائل ہم سے کیا بیان ہو سکتے ہیں پس امام الائمہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر پر اس تقریر کو ختم کرتے ہیں۔

وَالْاَنبِیَآء وَ کُلُّ خَلْقٍ فِی الْوَرٰے

والرُّسُلُ وَالْاَمْلَاکُ تَحتَ لِوَاکَا

ترجمہ: تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور ساری مخلوق آپ کے قبضے میں ہے تمام رسول اور فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے ہیں۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ زوالفضل العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ اتباعہ اجعمین رحمتک یا ارحم الراحمین O

تمت بالخیر

منقبت

وقار قدسیاں

قطب الوقت فرید العصر حضرت الحاج الشاہ خواجہ میاں علی محمد خاں چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ

درد عشق مصطفٰے میں اشک برساتا رہا
حب محبوب خدا سے قلب گرماتا رہا
کارگاہِ زندگی میں آگہی کا ماہتاب!
جو گلوں کی گفتگو سے بزم مہکاتا رہا
پیکر ملت کے سر پر تھا وہ تاج چشتیاں
وہ معین الدین کے افکار چمکاتا رہا
وہ بیاض الثوب و شعر ولایر اثر السفر
بن کے جبرائیل بزم خاص میں جاتا رہا
وہ وقار قدسیاں وہ بایزید عصر نو
وہ فرید وقت جو اس دور سے جاتا رہا
یاد گار ابن عربی مُظہر مولائے رُوم
وہ حجاب قلب طالب کشف فرماتا رہا
مصطفٰے کے دین قیم کا علمبردار تھا
وہ گروہ صوفیاء کا قافلہ سالار تھا

از حضرت مولانا سیّد شبیر احمد شاہ ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ

سلام رضا

مُصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دِل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اُٹھ گئی دَم میں دَم آ گیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بیحد دُرود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خُدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

جس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پُوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری اُمت پہ لاکھوں سلام

مُجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضؔا
مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

میلادِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی

چودہ حکمتیں

از تحریر زبدۃ العارفین زماں حضرت خواجہ الحاج میاں علی محمد خاں چشتی نظامی بسی شریف مدفون آستانہ گنج شکر قدس اللہ سرہ العزیز سجادہ نشین پاکپتن شریف

حضورِ اکرم سرورِ کائنات فخرِ موجودات سیّدِ عالم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا میلادِ مبارک نجاتِ انسانیت کا منشور اور عظمتِ انسانی کا جامع دستور ہے۔ تمام اولیائے عظام نے جشنِ مولدِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنے انداز میں ہمیشہ اہتمام سے منایا ہے۔ انہی میں سے ایک بزرگ، کتاب و سنت کی باریکیوں سے معلوماتِ عامہ رکھنے والے عالمِ اجل الحاج میاں علی محمد خان چشتی سجادہ نشین بسی شریف (مدفون درگاہ حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ) نے بھی اس مقدس موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔ انہوں نے آج سے ۹۰ برس پہلے اپنے مبارک رسالہ "شرح نٓ والقلم فی فضائل سیّد العرب والعجم المعروف بہ میلاد نامہ) میں میلادِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی چودہ حکمتیں بیان کی ہیں۔

(ابو طیب سائیں نذیر حسین فریدی)

تعظیمِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم: محفلِ میلاد کے انعقاد سے انسان کے دل میں حضور نبیٔ محترم محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت اور تعظیم کے نقوش اُجاگر ہوتے ہیں۔

ذکرِ نعمتِ عظمٰی: حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالٰی کی سب سے بڑی نعمت ہیں اس لئے محفلِ میلاد میں یہ بھی حکمت ہے کہ اس سے سب سے بڑی نعمت کا ذکر ہوتا ہے۔

ادائے شکر: نعمت حاصل ہونے پر انسان پر شکر واجب ہے چونکہ

نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اس لئے شکر ادا کرنے کا ذریعہ محفلِ میلاد ہے۔

دینی اور دنیاوی نصیحت : محفلِ میلاد کے انعقاد سے دینی اور دنیاوی نصیحت حاصل ہوتی ہے۔

رُوحانی مسرت کا اظہار : محفلِ میلاد کی برکت سے انسان دین کی اہم مسرت کا روحانی اظہار و اعلان کرتا ہے۔

عظمتِ نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : محفلِ میلاد کی برکت سے حضور سرورِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خداداد عظمت کا نقش دل پر جم جاتا ہے۔

محبتِ نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لازمی نتیجہ محبتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونا چاہیئے اور یہ محفلِ میلاد ہی سے ممکن ہے

تجدیدِ محبت : ہمیشہ میلاد کرنے سے نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی تجدید ہوتی ہے۔

اضافۂ محبت : محفلِ میلاد کے انعقاد سے تجدیدِ محبت کے ساتھ ساتھ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے اور یہ کمال معراجِ ایمان ہے اور ایمان کے لیے ترقی کا باعث۔

رابطۂ خداوندی : محفلِ میلاد کی برکت سے بندہ اپنے رب سے رابطہ قائم کرتا ہے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مظہر کامل ذاتِ خداوندی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر شریف سے براہِ راست اللہ تعالیٰ سے رابطہ قائم ہو جاتا ہے۔

انسان حادث (نئی چیز — فنا ہونے والی چیز) ہے۔ اور اللہ قدیم ہے۔ حادث اور قدیم کا رابطہ محال ہے۔ مگر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ پاک سے رابطہ جس قدر مستحکم ہوگا۔ اسی قدر بندے کا اللہ کی ذات سے بھی رابطہ مستحکم ہو جائے گا۔

رضائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : محفلِ میلاد سے خواب میں سرورِ کائنات فخرِ موجودات سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا اور شادمانی کا حصول ہوتا ہے۔ علامہ جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تصریح فرمائی ہے کہ محفلِ میلاد میں حاضر ہونے کے ساتھ رحمتِ خداوندی خصوصی طور پر متوجہ ہوجاتی ہے کہ ان کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکرِ خیر سے رضائے الٰہی ملتی ہے اور رضائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی رضائے خدا ہے۔

ملائکہ رحمت کا نزول : محفلِ میلاد چونکہ محفلِ ذکرِ خدا بھی ہے اس لئے اس محفل پر فرشتوں کا نزول وعدۂ الٰہی ہے۔

حصولِ برکت : محفلِ میلاد کے بارے میں سلف خلف کے اولیاء عظام کا تجزیہ ہے کہ اس محفل پاک سے انسان کے لئے بے شمار برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔

علم خاص کی اشاعت : حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن وجمال جود ونوال فضل وکمال کا بیان ایک مستقل اور خاص علم ہے۔ محفل میلاد سے اس علم کی اشاعت ہوتی ہے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات اور فضائل مجھ سے کیا بیان ہوسکتے ہیں پس سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر پر تحریر کو ختم کرتا ہوں۔

وَالْاَنْبِیَاءَ وَکُلُّ خَلْقٍ فِی الْوَرٰی
وَالرُّسُلَ وَالْاَمْلَاکَ تَحْتَ لِوَاکَا

ترجمہ : تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور ساری مخلوق آپ کے قبضے میں ہے اور تمام رسول اور فرشتے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے جھنڈے تلے ہیں۔

بسی کے تاجور

رہبر ہو ، رہنما ہو بسی کے تاجور
ہادی ہو ، پیشوا ہو بسی کے تاجور

تیرا وجود مرکز برکات ہے سدا
اللہ کی عطا ہو بسی کے تاجور

راہ شرح پہ اُٹھتا تھا آپ کا قدم
سرکار میں فنا ہو بسی کے تاجور

طریقت کے راز داں ہو میرے فرید العصر
حقیقت سے آشنا ہو بسی کے تاجور

اللہ کی معرفت ہے ہر آن آپ کو
عرفاں کے میکدہ ہو بسی کے تاجور

گنج شکر کی ذات میں گم تیری ذات تھی
معین نے گدا ہو بسی کے تاجور

نظر کرم ادھر ہو بہر فرید الدین
دل کی میرے جلا ہو بسی کے تاجور

صدقہ محمد شاہ کا نظر کرم خدارا
بوالنصر کے پیا ہو بسی کے تاجور

فریدی پہ فیض آپ کا سایہ فگن رہے
سرتا پا عطا ہو بسی کے تاجور

ابو طیب سائیں نذیر حسین فریدی

☆☆☆☆

حصہ دوم

گلہائے عقیدت

الحاج حضرت صاحبزادہ

صاحب

میاں محمود احمد خاں

سجادہ نشین بسی شریف

کی زیر سیادت **مناقب فرید العصر**

کے نام پر عنقریب منظر عام پر آرہا ہے

جس میں مناقب کے 200 اشعار کے

علاوہ دیگر مضامین شامل اشاعت ہوں گے۔

رابطہ کیلئے: **سائیں نذیر حسین فریدی**

جامعہ چشتیہ فریدیہ رجسٹرڈ نور شاہ روڈ گیمبر ضلع ساہیوال 0345-7526926

اللہ محمد چار یار | بسم اللہ الرحمن الرحیم | حاجی خواجہ قطب فرید

قطب الوقت فرید العصر چشتی رحمۃ اللہ علیہ نظامی

حضرت

میاں علی محمد خان

آف بسی شریف کے حضور

مختلف علماء کرام و معروف اہل قلم حضرات کی جانب سے
لکھے گئے بیسیوں مضامین نظم و نثر پر مفصل مضامین کا مجموعہ

(حصہ اوّل)

گلہائے عقیدت

صفحات 240 ہدیہ صرف -/200 روپے

مرتبہ
سائیں نذیر حسین فریدی

ناشر: فخرِ جہاں اکادمی جامع مسجد مبین نور شاہ روڈ
گیمبر ضلع ساہیوال۔ فون: 0345-7526926